سیر و سوانح

محمد وسیم اختر مفتی

مہاجرین حبشہ

(۵)

[''سیر و سوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت بشر بن حارث رضی اللہ عنہ

نسب

حضرت بشر بن حارث قریش کی شاخ بنو سہم سے تعلق رکھتے تھے۔ عمرو بن ہصیص ان کے چھٹے (دوسری روایت: ساتویں) اور کعب بن لؤی آٹھویں (دوسری روایت: نویں) جد تھے۔ ایک وقت مکہ میں بنو سہم کی بنو عبد مناف سے زیادہ عزت تھی، اسی لیے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم کے بھائی مطلب نے اپنے بھتیجے عبد المطلب کو کھلاتے ہوئے اچھالا اور کہا:

كأنه في العز قيس بن عدي

''گویا یہ بچہ عزت و شرف میں قیس بن عدی ہے۔''

زمانۂ جاہلیت میں عزت و شرف کا یہ مظہر قیس بن عدی سہمی حضرت بشر کے دادا تھے۔ ان کا والد حارث بن قیس بھی قریش کے دس بڑے سرداروں میں شمار ہوتا تھا۔ بتوں پر چڑھنے والے چڑھاوے اس کے پاس جمع

ہوتے اور نزاعات میں فیصلہ کرنے کا اختیار بھی اسے حاصل تھا۔ حارث کی والدہ، بنو مرہ بن کنانہ کی غیطلہ بنت مالک مکہ کی مشہور کاہنہ تھی، لوگ غیب کی خبریں معلوم کرنے کے لیے اس کے پاس آیا کرتے تھے۔ اس شہرت کی بنا پر اس کی اولاد کو غیاطلہ کہا جاتا ہے۔ حضرت حارث بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سعید بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت تمیم بن حارث، حضرت سائب بن حارث اور حضرت حجاج بن حارث حضرت بشر کے بھائی تھے۔ ابن حجر کہتے ہیں: حضرت بشر کا نام بشر کے بجاے سہم بن حارث بھی نقل کیا گیا ہے۔

نعمت ایمان

حضرت بشر بن حارث آمد اسلام کے بعد جلد ہی نعمت ایمان سے سرفراز ہوئے۔

حارث بن قیس کی مسلم دشمنی

حضرت بشر کا باپ حارث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ اس کا کہنا تھا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے آپ کو اور اپنے پیروکاروں کو مرنے کے بعد جی اٹھنے کا کہہ کر (معاذ اللہ) دھوکا دیا ہے۔ ہمیں تو زمانہ اور مرور ایام فنا کر دیتے ہیں۔ اہل ایمان کا استہزا کرنے والے دوسرے کٹے مشرک سرداروں کے نام یہ ہیں: عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب، عبد یغوث بن وہب اور حارث بن غیطلہ۔

ابن عبدالبر کہتے ہیں: حارث بن قیس نے بھی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ذہبی کہتے ہیں: یہ دعویٰ ابن عبدالبر کے سوا کسی نے نہیں کیا، حارث بن قیس تو اسلام کا ٹھٹھا کرنے والا تھا۔ اس کے مسلمان ہونے کی روایت ابو عمر کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کی (تجرید اسماء الصحابۃ ۱/۱۰۷)۔ معروف بن خربوذ کا کہنا ہے: جاہلیت میں دس قریشی سردار عزت و شرف کے حامل تھے۔ وہ مسلمان ہوئے تو یہ شرف اسلام میں منتقل ہو گیا۔ حارث بن قیس ان میں سے ایک تھا۔ یہ قول نقل کرنے کے بعد ابن حجر نے اس کا جواب دیا کہ اس سے مراد حارث کی اولاد کا ایمان لانا ہے۔ لیکن پھر ان کا میلان ابن عبدالبر کی راے کی طرف ہو گیا اور انھوں نے حارث کے مشرف بہ اسلام ہونے کے دلائل دے دیے۔

حبشہ کی طرف ہجرت

حضرت بشر کا والد حارث خود دشمن دین تھا۔ جب ابوجہل، امیہ بن خلف اور قریش کے دیگر متمردین نے

نو مسلم اہل ایمان کا جینا دوبھر کر دیا تو نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو حبشہ ہجرت کرنے کی ترغیب دی۔ حضرت بشر بن حارث اپنے بھائیوں حضرت حارث، حضرت عبداللہ، حضرت معمر، حضرت سعید، حضرت ابو قیس اور حضرت سائب کے ساتھ عازم حبشہ ہو گئے۔ حبشہ کی طرف ہجرت ثانیہ کرنے والے ان کے قافلے کے سالار حضرت جعفر بن ابو طالب تھے۔ مشہور روایات کے مطابق حضرت تمیم اور حضرت حجاج نے حبشہ ہجرت نہ کی۔

حبشہ سے واپسی

حضرت بشر بن حارث غزوۂ بدر کے بعد حبشہ سے لوٹ آئے۔ انھوں نے جنگ میں شرکت نہ کی، پھر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں مال غنیمت میں سے حصہ عطا فرمایا۔ ابن ہشام نے حضرت بشر کا شمار ان اصحاب میں کیا ہے جو حضرت جعفر بن ابو طالب کی واپسی سے پہلے اور جنگ بدر کے بعد مدینہ پہنچ گئے۔

بقیہ زندگی

ابن اثیر کہتے ہیں: مہاجرین حبشہ کی فہرست کے علاوہ ان کا تذکرہ کہیں نہیں ہوا۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

حضرت سعید بن حارث رضی اللہ عنہ

نام و نسب

حضرت سعید بن حارث سہمی کے دادا قیس بن عدی زمانۂ جاہلیت میں قریش کے ایک بڑے سردار تھے۔ ان کے والد حارث بن قیس بھی سردار تھے، لوگوں سے نذرانے اور تحائف وصول کرتے۔ بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والی اپنی والدہ غیطلہ بنت مالک کی نسبت سے وہ حارث بن غیطلہ کہلاتے تھے۔ اسی نسبت سے ان کی اولاد غیاطلہ کہلاتی ہے۔ بنو جمح کے عروہ بن سعد کی بیٹی حضرت سعید کی والدہ تھیں۔ دوسری روایت کے مطابق ضعیفہ بنت عبد عمرو ان کی والدہ تھیں، وہ بھی بنو سہم سے تعلق رکھتی تھیں۔ حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ

بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت سائب بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث، حضرت حارث بن حارث اور حضرت تمیم بن حارث حضرت سعید کے بھائی تھے۔

راہ ہدایت پر

حضرت سعید کو ابتداے اسلام میں ایمان لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

والد کی مسلم دشمنی

حارث بن قیس قریش کے دس بڑے سرداروں میں سے ایک تھا۔ مکہ میں دین حق کی آمد پر اسے بھی اپنی سیادت چھن جانے کا خوف ہوا، اس لیے وہ اسلام دشمنی میں سر گرم ہو گیا۔ وہ نبی بر حق صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا استہزا کرنے میں پیش پیش تھا۔ عاص بن وائل، ولید بن مغیرہ، ہبار بن اسود، اسود بن مطلب اور عبد یغوث بن وہب بھی اہل ایمان کا ٹھٹھا کرنے والے جہنمیوں میں شامل تھے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ اللہ کا فرمان 'اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً'، ''پھر تم نے اس شخص کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے یہ جان کر اسے گم راہ کر دیا اور اس کے کانوں اور دل پر مہر لگا دی اور اس کی بینائی پر پردہ ڈال دیا'' (الجاثیہ ۴۵: ۲۳) حارث بن قیس سہمی کے بارے میں نازل ہوا۔ نقاش نے حارث سہمی کے بجاے حارث بن نوفل اور مقاتل نے ابو جہل بتایا (الجامع لاحکام القرآن، قرطبی ۱۶/ ۱۶۷)۔ مولانا امین احسن اصلاحی لکھتے ہیں: اس فرمان الٰہی میں یہود کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ ان صفات کے ساتھ قرآن نے صرف یہود ہی کا ذکر کیا ہے (تدبر قرآن ۷/ ۳۲۱)۔ آلوسی کہتے ہیں: مقاتل کی روایت کے مطابق یہ آیت حارث بن قیس سہمی کے بارے میں نازل ہوئی، لیکن اس کا حکم عام ہے (روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ۲۵/ ۱۵۲)۔

ایک شاذ روایت کے مطابق جسے کسی نے قبول نہیں کیا، حارث بن قیس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

سوے حبشہ

۶۱۰ء میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ شروع میں آپ نے لوگوں کو علانیہ دعوت نہ دی، پھر بھی نبوت کے دوسرے سال تک مکہ کے غربا اور نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ایمان لا چکی تھی۔ اس پر مکہ کے رؤسا اور سرداروں نے نادار مسلمانوں کو طرح طرح کی اذیتیں دینا شروع کر دیں۔ ۵/ نبوی میں اذیت رسانی

کا یہ سلسلہ عروج کو پہنچ گیا تو آپ نے صحابہ کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ حضرت سعید بن حارث بھی اپنے بھائیوں حضرت بشر بن حارث، حضرت عبداللہ بن حارث، حضرت سائب بن حارث، حضرت معمر بن حارث، حضرت ابو قیس بن حارث اور حضرت حارث بن حارث کے ساتھ حبشہ روانہ ہوئے۔ وہ حبشہ کی طرف کی جانے والی دوسری ہجرت میں شریک تھے۔ ان کے بھائی حضرت تمیم بن حارث حبشہ نہ گئے۔ حضرت سعید کے والد حارث بن قیس کے مشرف بہ اسلام ہونے کی راے رکھنے والے اہل تاریخ کہتے ہیں کہ انھوں نے بھی حبشہ ہجرت کی۔

حبشہ سے مراجعت

۲ھ میں بدر کے میدان میں ہونے والے معرکۂ فرقان میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح حاصل ہوئی تو حضرت سعید بن حارث نے مدینہ کی طرف رجوع کیا۔ حبشہ میں رہ جانے والے باقی صحابہ حضرت جعفر بن ابوطالب کے قافلے کے ساتھ ۷ھ میں مدینہ پہنچے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

وفات

حضرت سعید بن حارث نے رجب ۱۵ھ میں جنگ یرموک میں داد شجاعت دیتے ہوئے رتبۂ شہادت حاصل کیا۔ دوسری روایت میں وہ معرکۂ اجنادین میں شہید ہوئے۔ ابن اثیر کہتے ہیں: یرموک اور اجنادین کی جنگوں کے بارے میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے کہ ان میں سے کون سی پہلے ہوئی۔ اسی طرح ان میں شہادت پانے والے صحابہ کی جاے شہادت کے بارے میں بھی مختلف اقوال ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں مقام شام میں ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔

اولاد

حضرت سعید بن حارث نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، ،البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت سفیان بن معمر رضی اللہ عنہ

اضطراب نسب

حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی اولاد میں سے کہلان بن سبا نے یمن کو اپنا مسکن بنایا۔ کہلان کی اولاد میں ازد بن غوث اور اگلی نسل میں حارثہ بن ثعلبہ ہوئے۔ یہ سب مملکت سبا میں آباد رہے جو مشہور روایات کے مطابق یمن کے علاقے میں قائم تھی۔ سبا کا مشہور بند سد مارب آٹھویں صدی قبل مسیح میں تعمیر کیا گیا تھا۔ ۴۴۷ء میں جب یہ ٹوٹ گیا اور اس سیلاب نے تباہی مچادی، جسے قرآن مجید نے 'سَیۡلَ الۡعَرِمِ' (السبا ۳۴: ۱۶) کے نام سے بیان کیا ہے تو حارثہ بن ثعلبہ کے دو بیٹے —— اوس اور خزرج —— نقل مکانی کر کے یثرب (بعد میں مدینہ منورہ) میں آباد ہو گئے۔ خزرج کے بیٹے جشم کی چھٹی نسل میں زریق بن عامر ہوئے۔ حضرت سفیان کا تعلق خزرج کی اسی شاخ بنوزریق سے تھا،ان کی والدہ ام ولد تھیں اور یمن سے آئی تھیں۔ جب قریش کے بطن بنوجمح کے معمر بن حبیب نے حضرت سفیان کو متبنیٰ بنا لیا تو وہ مکہ میں آباد ہو گئے۔ ان کا سلسلۂ نسب محو ہو گیا اور وہ بنوجمح ہی سے منسوب ہونے لگے۔ ابو جابر (شاذ روایت: ابو جنادہ) ان کی کنیت تھی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmedghamidi.com

جمیل بن معمر کا تعارف؟

حضرت جمیل بن معمر جمحی حضرت سفیان کے بھائی تھے، اپنے والد کے ساتھ جنگ فجار میں شرکت کی۔ بڑھاپے میں فتح مکہ کے موقع پر ایمان لائے۔ جنگ حنین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور زہیر بن ابجر کو قتل کیا۔ جمیل نامی دو شخصیات اور ہیں جنھیں حضرت جمیل سے ممیز کرنا ضروری ہے: ایک قریش کا جمیل بن معمر فہری (قرطبی۔ زمخشری: جمیل بن اسد فہری) جو یہ دعویٰ کرتا تھا کہ اس کے پہلو میں دو دل ہیں، اس لیے ذوالقلبین کہلاتا تھا۔ کفار مکہ کی طرف سے جنگ بدر میں حصہ لیا اور شکست کے بعد اتنا گڑبڑایا کہ جوتی کا ایک پاؤں پہنے رکھا اور دوسرا ہاتھ میں اٹھالیا۔ دوسرا بنو عذرہ (بطن بنو قضاعہ) سے تعلق رکھنے والا دور اموی کا مشہور شاعر جمیل بن عبداللہ بن معمر جو اپنی چچازاد بثینہ کے عشق میں مبتلا تھا۔ اسے نہ پا سکا تو درد بھرے اشعار کہنے شروع کر دیے۔ ابن حجر کہتے ہیں: جمیل بثینہ کا حضرت جمیل بن معمر سے کوئی تعلق نہیں۔

سہیلی نے ذوالقلبین کا مصداق حضرت جمیل بن معمر جمحی کو قرار دیا ہے۔ گویا یہ وہی جمیل بن معمر ہیں جنھوں نے قبیلۂ قریش میں اعلان کیا کہ عمر بن خطاب ایمان لے آئے ہیں، جنگ بدر میں مشرکوں کا ساتھ دیا، فتح مکہ پر

ایمان لائے اور جنگ حنین میں اسلامی فوج میں شامل ہوئے، یہی حضرت سفیان بن معمر کے بھائی تھے۔

ازدواج اور اولاد

حضرت حسنہ معمر بن حبیب کی باندی تھیں جو بحرین کے قصبہ عدولی سے ان کے پاس آئی تھیں۔ معمر نے حضرت حسنہ کو آزاد کر کے ان کا بیاہ اپنے منہ بولے بیٹے حضرت سفیان سے کر دیا جو جاہلیت کے رواج کے مطابق سفیان بن معمر جمحی کہلاتے تھے۔ معمر بن حبیب نے عام الفیل کے بیس برس بعد برپا ہونے والی چوتھی جنگ فجار، فجار اکبر میں اپنے قبیلے بنوجمح کی طرف سے لڑتے ہوئے جان دے دی، تاہم حضرت سفیان مکہ ہی میں مقیم رہے۔ مکہ میں حضرت حسنہ سے حضرت سفیان کے دو بیٹے حضرت جنادہ اور حضرت جابر ہوئے جو ہجرت حبشہ کے وقت جوان تھے۔ ابن حزم، ابن عبدالبر اور ابن اثیر نے حبشہ میں ان کے تیسرے بیٹے حارث بن سفیان کی ولادت کی خبر دی ہے، جب کہ ابن اسحاق اور ان کے تتبع میں ابن ہشام نے حبشہ میں پیدا ہونے والے بچوں کی فہرست میں حارث بن سفیان کا نام درج نہیں کیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

تبنی اور کفالت

کسی کا بچہ گود میں لینا تبنی (بیٹا بنانا) کہلاتا ہے اور لے پالک کو متبنیٰ کہتے ہیں۔ زمانۂ ما قبل اسلام میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی اولاد کے حقوق حاصل ہوتے تھے۔ متبنیٰ کا نسب بدل جاتا، لوگ اسے اصل باپ کے بجائے فرزندی میں لینے والے کے نام سے منسوب کرتے۔ وہ منہ بولا باپ بننے والے کی حقیقی اولاد کی طرح وراثت پاتا۔

اسلام نے اس طرح کسی کا بچہ لے کر اپنے خاندان میں ضم کر لینا حرام قرار دیا ہے، کیونکہ اس سے کئی حقوق پامال ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ ط ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِی السَّبِيْلَ. اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ. (الاحزاب ۳۳: ۴-۵)

”اللہ نے تمھارے لے پالکوں کو تمھارے بیٹے نہیں بنایا تھا، یہ تو تمھارے مونھوں سے کہی گئی باتیں ہیں۔ اللہ حق کہتا ہے اور وہ سیدھی راہ کی ہدایت کرتا ہے۔ ان فرزندی میں لیے ہوؤں کو ان کے باپوں سے منسوب کرو، یہی اللہ کے نزدیک قرین انصاف ہے۔“

انسانی نسب نکاح و ولادت سے ترتیب پاتا ہے۔اسی پر ترکہ و میراث کے احکام مترتب ہوتے ہیں۔ متبنّیٰ سب سے پہلے اپنے اصل والدین کی نسبت سے محروم ہو جاتا ہے۔ پھر اسے گود میں لینے والے کے حقیقی وارثوں کے حق وراثت میں خلل آ جاتا ہے۔ ایک غیر محرم لڑکی کو اس کی حقیقی بہن کا مقام مل جاتا ہے اور اس سے نکاح و اختلاط کا حق رکھنے کا سوال اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

اللہ کے اس فرمان کا سب سے پہلا اطلاق حضرت زید بن حارثہ پر ہوا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے ہونے کی وجہ سے زید بن محمد کہلاتے تھے۔اس حکم ربانی کے نازل ہونے کے بعد اپنی اصل نسبت ابوّت سے پکارے جانے لگے۔

کفالت کسی یتیم یا بے سہارا بچے کی پرورش کی ذمہ داری لینا ہے۔ یہ شے دگر ہے،اسے اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔اس میں بچے کی نسبت ابوّت ضائع نہیں ہوتی۔ میراث کے مسائل پیدا نہیں ہوتے۔ بالغ ہونے پر مکفول کو غیر محرم رشتوں سے اختلاط کا حق نہیں رہتا۔ کفالت ایک نیکی ہے جس کا معاشرت میں پایا جانا لازم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا(بخاری، رقم ۶۰۰۵۔ مسلم، رقم ۷۵۷۸۔ابوداؤد، رقم ۵۱۵۰۔ ترمذی، رقم ۱۹۱۸۔ شعب الایمان، بیہقی، رقم ۱۱۰۲۶)۔

قبول دین حق

حضرت سفیان بن معمر قدیم الاسلام ہیں۔

ہجرت حبشہ

۵ ؍نبوی: کفار مکہ کے جور و ستم کا سلسلہ بند نہ ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت کی۔ حضرت سفیان بن معمر اپنی اہلیہ حضرت حسنہ اور بیٹوں حضرت جابر اور حضرت جنادہ کے ساتھ ہجرت ثانیہ کے قافلے میں شامل ہوئے۔

حبشہ سے مدینہ ہجرت

حضرت سفیان بن معمر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ ہجرت فرمانے کے بعد، حضرت جعفر بن ابو طالب کے قافلے کی شہر نبی میں واپسی سے پہلے مدینہ پہنچے۔ان کی اہلیہ حضرت حسنہ، ان کے بیٹے حضرت جنادہ اور

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

حضرت جابر ان کے شریک سفر تھے۔

حضرت سفیان بن معمر اور ان کے کنبے نے مدینہ پہنچنے کے بعد اپنے آبائی قبیلے بنوزریق میں سکونت اختیار کی۔

وفات

حضرت سفیان بن معمر کی وفات عہد فاروقی میں ہوئی۔

حضرت شرحبیل: حضرت سفیان کے بعد

حضرت شرحبیل بن حسنہ حضرت سفیان کے سوتیلے بیٹے تھے۔ اپنی والدہ حضرت حسنہ اور سوتیلے بھائیوں حضرت جنادہ اور حضرت جابر کے ساتھ حبشہ ہجرت کی۔ وہاں بارہ برس انھی کے ساتھ رہے۔ مدینہ آنے کے بعد حضرت سفیان کا کنبہ اپنے آبائی قبیلے بنوزریق میں مقیم ہو گیا تو حضرت شرحبیل بھی ان کے ساتھ رہنے لگے، کیونکہ ان کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ جب حضرت سفیان، حضرت جنادہ اور حضرت جابر تینوں کا انتقال ہو گیا تو وہ محالفت کر کے بنوزہرہ منتقل ہو گئے۔ اس پر بنوزریق کے حضرت ابوسعید بن معلی حضرت عمر کے پاس مقدمہ لے گئے کہ یہ ہمارا حلف کیوں چھوڑ گئے۔ حضرت شرحبیل نے جواب دیا: میں بنوزریق کا حلیف نہ تھا، بلکہ اپنے سوتیلے بھائیوں کے ساتھ ٹھیرا ہوا تھا۔ حضرت عمر نے یہ سن کر حضرت ابوسعید کا دعویٰ مسترد کر دیا اور حضرت شرحبیل بنوزہرہ ہی میں سکونت پذیر رہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، الطبقات الکبریٰ (ابن سعد)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، جمہرۃ انساب العرب (ابن حزم)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

حضرت جنادہ بن سفیان رضی اللہ عنہ

نسب اور کنبہ

حضرت جنادہ کے والد حضرت سفیان انصار کے قبیلہ بنوخزرج کی شاخ بنوزریق سے تعلق رکھتے تھے، لیکن

جب قریش کے بطن بنو جمح کے معمر بن حبیب نے جو جنگ فجار چہارم کے ہیرو رہے تھے، انھیں اپنا منہ بولا بیٹا بنا لیا تو وہ مکہ میں آباد ہو گئے اور اسی قبیلہ سے منسوب ہونے لگے۔ ان کی اولاد بھی جمحی کہلانے لگی اور اس کا اصل سلسلۂ نسب منقطع ہو گیا۔

معمر بن حبیب نے حضرت سفیان کا بیاہ اپنی آزاد کردہ باندی حضرت حسنہ سے کر دیا جن کا تعلق بحرین کے قصبہ عدولی سے تھا۔ حضرت حسنہ سے حضرت سفیان کے بیٹے حضرت جنادہ اور حضرت جابر ہوئے۔ ان کا تیسرا بیٹا حارث قیام حبشہ کے دوران میں پیدا ہوا (الاستیعاب، اسد الغابہ)۔ ان دو سگے بھائیوں کے ساتھ حضرت شرحبیل بن حسنہ ان کے ماں شریک بھائی تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت شرحبیل حضرت حسنہ کے حقیقی فرزند نہیں، بلکہ لے پالک تھے۔ بنو کندہ کے عبداللہ بن مطاع ان کے والد تھے۔

ہجرت حبشہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۵/ نبوی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کی ایذائیں جھیلنے والے مسلمانوں کو حبشہ ہجرت کرنے کی ہدایت فرمائی تو حضرت جنادہ بن سفیان اپنے والد حضرت سفیان بن معمر، والدہ حضرت حسنہ اور بھائیوں حضرت جابر بن سفیان اور حضرت شرحبیل بن حسنہ کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر حبشہ روانہ ہو گئے۔ حضرت جعفر بن ابو طالب اس دوسرے قافلۂ ہجرت کے قائد تھے۔

حبشہ سے مدینہ کا سفر

حضرت جنادہ بن سفیان اور ان کا حبشہ جانے والا کنبہ جنگ بدر کے بعد کسی وقت مدینہ پہنچا۔

ایک الجھاؤ کا سلجھاؤ

ابن اسحاق اور ان کے تتبع میں ابن ہشام نے اپنی اپنی ''السیرۃ النبویۃ'' میں چار ذیلی شقوں میں منقسم ایک مشترک عنوان قائم کیا: ''وہ اصحاب جنھوں نے حبشہ کو ہجرت کی اور بدر کے بعد ہی لوٹے، جنھیں نجاشی نے دو کشتیوں میں سوار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ بھیجا، وہ جو بعد میں آئے اور وہ جو سر زمین حبشہ میں فوت ہو گئے''۔ یہ سرخی لگانے کے بعد انھوں نے مدینہ لوٹنے والے تمام صحابیوں کے نام قبیلہ وار تحریر کیے اور جن کی وفات ہو چکی تھی، ان کے نام کے ساتھ 'هلك بأرض الحبشة' یا 'هلك هناك مسلمًا' لکھ دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جن اصحاب کے ناموں کے ساتھ یہ عبارت نہیں لکھی گئی، وہ زندہ لوٹے اور

ان کا انتقال بعد میں ہوا۔

جب انھوں نے قبیلۂ بنو جمح کے افراد کی واپسی کا ذکر کیا تو حضرت حاطب بن حارث، ان کے بیٹوں محمد اور حارث، اہلیہ حضرت فاطمہ بنت مجلل، حضرت حطاب بن حارث، ان کی زوجہ حضرت فکیہہ بنت یسار، حضرت سفیان بن معمر، ان کے بیٹوں حضرت جنادہ، حضرت جابر اور اہلیہ حضرت حسنہ کے نام لیے اور بتایا کہ حضرت حاطب اور حضرت حطاب حبشہ میں وفات پا گئے اور ان کی بیوائیں اور بچے (حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ) ایک کشتی میں سوار ہو کر مدینہ پہنچے۔ وہ یہ بات پہلے بھی اس عنوان کے تحت بیان کر چکے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اصحاب جو حبشہ میں مقیم رہے، یہاں تک کہ آپ نے حضرت عمرو بن امیہ ضمری کو نجاشی کے پاس بھیجا اور اس نے انھیں دو کشتیوں پر سوار کیا، پھر حضرت عمرو ان سب کو آپ کے پاس لے آئے جب آپ صلح حدیبیہ کے بعد خیبر میں موجود تھے''۔ کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹنے والوں کا ابن اسحاق اور ابن ہشام نے فرداً فرداً بیان کیا۔ انھوں نے بنو جمح کے صرف ایک فرد حضرت عثمان بن ربیعہ کا نام لیا اور ہر قبیلے سے تعلق رکھنے والے صحابہ کی فہرست مکمل کرنے کے بعد لکھا: ''نجاشی نے وہاں وفات پانے والے مسلمانوں کی بیواؤں کو بھی کشتیوں پر سوار کیا''۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ صرف حضرت حاطب اور حضرت حطاب کی بیوگان اور بچے ہی حضرت جعفر بن ابوطالب کے ہم سفر تھے۔ بنو جمح کے دیگر افراد اس بحری سفر میں شریک نہ تھے، کیونکہ کشتیوں میں سوار اصحاب کی تفصیلی فہرست میں حضرت عثمان بن ربیعہ کے علاوہ بنو جمح کے کسی مرد کا نام درج نہیں۔ ان مہاجرین کی فہرست میں جو حضرت جعفر کے قافلے میں شامل نہ تھے، حضرت فاطمہ بنت مجلل، حضرت فکیہہ بنت یسار اور ان کے بچوں کا ذکر ضمناً ان کے شوہروں کی نسبت سے دہرایا گیا ہے اور ان کے حضرت جعفر کے شریک سفر ہونے کی وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس وضاحت کا اطلاق بنو جمح کے تمام اصحاب پر نہیں ہوتا۔ اس بحث کے بعد ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ ابن عبدالبر، ابن اثیر اور ابن حجر کا ابن اسحاق کا حوالہ دے کر یہ کہنا درست نہیں کہ حضرت سفیان بن معمر اور ان کا کنبہ حضرت جعفر بن ابوطالب کے ساتھ نجاشی کی دی ہوئی کشتیوں پر مدینہ واپس آیا۔ حضرت سفیان بن معمر کے بارے میں بلاذری کا موقف واضح ہے کہ وہ ہجرت مدینہ کے بعد اور حضرت جعفر کی واپسی سے پہلے مدینہ آئے۔ ظاہر ہے کہ ان کے کنبے نے بھی ان کے ساتھ ہی سفر کیا۔

حضرت جنادہ بن سفیان مدینہ پہنچنے کے بعد اپنے آبائی قبیلے بنو زریق میں سکونت پذیر ہوئے۔

وفات

حضرت جنادہ بن سفیان کی وفات عہد فاروقی میں ہوئی۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویۃ (ابن اسحاق)، السیرۃ النبویۃ (ابن ہشام)، جمل من انساب الاشراف (بلاذری)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبد البر)، المنتظم فی تواریخ الملوک والامم (ابن جوزی)، اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ (ابن اثیر)، البدایۃ والنہایۃ (ابن کثیر)، الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ (ابن حجر)۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com